دیوان حافظ الپوری اور عربی ادب

پروفیسر ڈاکٹر سعید اللہ قاضی ☆

حافظ الپوری شانگلہ پار، سوات کوہستان کے ایک مشہور گاؤں الپوری کے رہنے والے تھے۔ مندیز یوسف زئی قبیلے سے آپ کا تعلق تھا۔ آپ بنیادی طور پر ہشنگر کے ایک مشہور گاؤں اتمانزئی کے رہنے والے تھے مگر آپ کا پردادا یہاں سے ہجرت کر کے الپوری چلے آئے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے بارے میں مختلف روایات ہیں مگر زیادہ واضح بات یہ لگتی ہے کہ آپ کی تاریخ پیدائش ۱۱۲۶ء اور تاریخ وفات ۱۲۱۵ء ہے۔ رحیم شاہ نے آپ کی تاریخ پیدائش ۱۱۵۹ء اور تاریخ وفات ۱۲۲۶ء ریکارڈ کیا ہے اور آپ کی عمر ۶۷ سال بتایا ہے۔ بہر حال آپ بارہویں صدی کے آخر نصف اور تیرویں صدی ہجری کے ابتدائی ربع میں ایک عالم فاضل شخصیت کی حیثیت میں رہے ہیں۔

آپ کے نام کے بارے میں بھی مختلف روایات ہیں کسی نے آپ کو معظم خان کہا ہے۔ کسی نے عبدالمقتدر اور کسی نے عبدالصمد۔ مگر عبدالصمد نام صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ رحیم شاہ رحیم نے آپ کا شجرہ نسب، عبدالصمد تک پہنچایا ہے۔

حافظ صاحب ایک روایت کے مطابق قرآن پاک کے حافظ تھے۔ اس لئے حافظ کے نام سے مشہور ہوئے۔ مگر ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ پیدائشی طور پر تو بینا تھے مگر بعد میں بینائی سے محروم ہو گئے اور نا بینا ہو گئے اس کا اظہار آپ کے ایک شعر سے ہوتا ہے۔

☆ ڈین، فیکلٹی آف اسلامک سٹڈیز اینڈ عربک، پشاور یونیورسٹی، پشاور

په هره شپه پسې صبا قرین پیوست رادرو مې

په ساده هجر شپه دبره شوه صبا به نه شي

ترجمہ: ''ہر رات کے پیچھے متصل دن کا ظہور ہوتا ہے۔ مگر مجھے ہجر کی ایک ایسی رات سے واسطہ پڑا جس کے دن کا ظہور کبھی نہیں ہوگا۔'' اس کی تائید بلوچستان کے مشہور ادیب اور شاعر سعید گوہر نے بھی کی ہے۔

حافظ صاحب الپورئی کے دیوان کے بارے میں بھی مختلف روایات ہیں۔ مگر ہم ان اختلافات میں پڑنا ضروری نہیں سمجھتے اور اس دیوان کو اپنا موضوع سخن بناتے ہیں جو اس وقت ہمارے ہاتھوں میں ہے اس کا ناشر اسلام بک سٹور، منگورہ، سوات ہے اور یہ ۱۹۸۳ء کی اشاعت ہے۔

حافظ صاحب کے دیوان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عربی زبان کے بڑے ماہر تھے اور عربی زبان پر آپ کو کمانڈ حاصل تھا۔ عربی کے ساتھ ساتھ آپ فارسی زبان کے بھی ماہر معلوم ہوتے ہیں۔ دیوان پر عربی اور فارسی دونوں زبانوں کا رنگ غالب ہے۔ دیوان میں عربی زبان کے خاص مشکل الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ دیوان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حافظ صاحب الپورئی قرآن و حدیث دونوں پر عبور رکھتے تھے اور انہوں نے اپنے دیوان میں جن معاشرتی خرابیوں کو ہدف تنقید بنایا ہے وہ بھی قرآن و سنت کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

اپنے موضوع کے حوالے سے ہم حافظ صاحب کے پورے دیوان کا احاطہ تو نہیں کر سکتے البتہ چیدہ چیدہ اشعار پیش کر کے اپنا موضوع واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان میں جو عربی کلمات استعمال ہوئے ہیں۔ ان کی نشاندہی بھی کریں گے اور اشعار کا ترجمہ کر کے ان کا مفہوم بھی واضح کریں گے۔

حافظ الپورئی اپنے دیوان کی ابتدا میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

ش شاکر په ایمان اوسه   بې آزار مسلمان اوسه

معتصم په قرآن اوسه   له گناه کریزان اوسه

کبائر دي که لَمَم

ترجمہ: ''اپنے مؤمن ہونے پر اللہ کا شکر کرو اور بے ضرر مسلمان رہنے کی کوشش کرو۔ قرآن پاک کے ساتھ چمٹے رہو اور کبائر و صغائر دونوں طرح کے گناہوں سے اجتناب کرنے کی کوشش کرو''۔

ان اشعار میں عربی کا ایک لفظ شاکر ہے جو شکر سے اسم فاعل ہے دوسرا معتصم ہے جو باب افتعال سے اسم فاعل ہے۔ مادۂ عَصَم ہے۔ یعنی مضبوطی سے پکڑنا، یعنی قرآن کو مضبوطی سے پکڑو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارو۔

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

ط طالب دحق متین شه　　　په طلب ئے خوشه چین شه
دپا کا کانوپه تابین شه　　　لارایستونکے په دوربین شه
چه غریق نه شے په یَم

ترجمہ: ''محکم حق کا طالب رہو اور دین متین کی ایک ایک بات کی کوشش کرو۔ نیک اور پاک لوگوں کے طریقے اپناؤ اور اپنا راستہ دوربین کے ذریعے متعین کرو۔ سمندر میں غرق نہ ہو جاؤ''۔

ان اشعار میں طالب، طَلَبَ سے اسم فاعل ہے۔ حق بھی عربی کا لفظ ہے۔ متین بھی عربی زبان کا کلمہ ہے۔ غریق بھی عربی زبان کا لفظ ہے اور آخری شعر میں یَم کا لفظ استعمال ہوا، جو دریا کو کہتے ہیں۔ قرآن پاک میں بھی یہ لفظ مستعمل ہے۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

ق قفس نفسانی مات کره　　　روحانی حاصل صفات کره
کشت د عشق په مقامات کره　　　تماشا دسموٰت کره
وکسه علوی عالم

ترجمہ: ''اپنے نفس کے خول سے نکلو اور اپنے آپ میں روحانی صفات پیدا کرو۔ مقامات عشق کا چکر لگاتے رہو اور آسمانوں کا نظارہ کرتے رہو اور عالم بالا کا بغور مطالعہ کرو''۔

ان اشعار میں نفسانی، حاصل، صفات، مقامات، سموٰت، علوی اور عالم عربی کے کلمات ہیں، جو حافظ صاحب نے بہت اچھے طریقے سے اپنے اشعار میں استعمال کئے ہیں۔

اپنے دیوان کے صفحہ ۱۵ پر اللہ کے نبی ﷺ کے بارے میں لکھتے ہیں:

انس و جن که ملاك وو　　　که انجم دہر فلك وو
لوح قلم تول لا یدرك وو　　　د عدم په شبه کسے ورك وو

نمر صادق او خوت رنرا شوه

هـــر چا خپـــل وجود ليده

ترجمہ:''انسان، جنات اور ملائک، اور فلک کے ستارے، لوح وقلم جن کا سرے سے کوئی وجود نہ تھا۔ جب اللہ کے نبی ﷺ کی شکل میں سورج طلوع ہوا تو ہر آدمی کو اپنی حقیقت معلوم ہوئی''۔

ان اشعار میں انس، جن، ملائک، انجم، فلک، لوح قلم، لایدرک، عدم، صادق اور وجود عربی کلمات ہیں۔ جن کو حافظ نے بہت خوبصورت انداز میں اپنے اشعار میں پرو دیا ہے۔

صفحہ ۲۰ پر اللہ اور نبی کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

هـ هـــادی مـــولا قیوم دے   چه شریك ئے تل معدوم دے

پس هادی د رسول نوم دے   چه مـــاحی دبــدر رسوم دے

نبـیؐ نبــهرد علـوم دے

تـے کـمـال حــاصلیـــده

ترجمہ:''ہادی مولا قیوم کی صفت ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ ہادی تو رسول ﷺ کا بھی نام ہے۔ جو غلط رسومات کے مٹانے والے ہیں۔ نبی ﷺ تو مدینۃ العلوم ہے۔ جن سے کمال حاصل کیا جا سکتا ہے''۔

ان اشعار میں ہادی، مولا، قیوم، معدوم، ہادی، رسول، ماحی، علوم اور کمال عربی الفاظ ہیں۔

اللہ کے نبی ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں:

شـفـقـت دے پـه فقیر وه   ترحـــم دے پـــه اسیـروه

د رحمـت شفقت کـانه   پـه دیـدارم مشرف کـره

ترجمہ:''فقیر کے ساتھ آپ ﷺ شفقت فرماتے تھے۔ قیدی کے ساتھ آپ بسیار رحمت سے پیش آتے تھے تو رحمت اور شفقت کے کانَ ہیں۔ مجھے اپنے دید سے مشرف فرما''۔

ان اشعار میں شفقت، فقیر، ترحم (از باب تفعل) اسیر، رحمت، شفقت اور مشرف عربی کے الفاظ ہیں۔

حافظ الپوری پیری و مرشدی کے بھی قائل ہیں۔ بعض مشائخ کے بارے میں آپ نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے وہ بعض لوگوں کے ہاں پسندیدہ نہیں ہے اور قرآنی تعلیمات کی روشنی میں یہ شرک کے زمرے

میں آتے ہیں۔ پیر بابا کے بارے میں لکھتے ہیں:

اے بابا رند البلادہ　　　　مانیولے لمن ستادہ

خلاص موکرہ لہ هر فسادہ　　　　مانیولے لمن ستادہ

ترجمہ: ''اے پیر بابا اور علاقے کے رند! میں نے آپ کا دامن پکڑا ہوا ہے مجھے ہر فساد سے نجات دیں۔ میں نے آپ کا دامن پکڑا ہوا ہے''۔

ان اشعار میں بلاد، خلاص، فساد عربی کے کلمات ہیں۔

آمنت باللہ کے بارے میں کئی اشعار پڑھے ہیں۔

آمنت باللہ کے حوالے سے چند اشعار بطور نمونہ پیش خدمت ہیں:

خالق د خلق پہ تصدیق مولا توانا او کنرہ

بے غور و بے سترروئے قدیم شنو ابینا او کنرہ

دنیا عقبی ئے دقدرت پہ دائرہ کبنے بند دی

دکن پہ قول ئے موجود کلی اشیاء او کنرہ

کائنات پت و وهمکی دنا بودی پہ پردہ

اوس ئے دصُنع پہ صانع ظاهر پیدا او کنرہ

ترجمہ: ''مخلوق کا خالق حقیقت میں اللہ قادر مطلق ہے۔ کان اور آنکھیں نہیں ہیں، مگر قدیم ہے سنتا بھی ہے اور دیکھتا بھی ہے۔ دنیا اور آخرت آپ کی قدرت کے دائرہ میں محصور ہیں اور کن کے کلمہ سے تمام اشیاء وجود میں آئی ہیں۔ تمام کائنات عدم کے پردہ میں چھپی ہوئی تھی۔ مگر صانع نے اپنی صنع کے ذریعے اسے ظاہر کر دیا''۔

ان اشعار میں خالق، خلق، تصدیق مولانا، قدیم، دنیا، عقبی، اشیاء، قدرت دائرہ، کن، صنع، صانع، اور ظاہر عربی الفاظ ہیں۔

ابلیس کی نافرمانی، عالم ارواح میں الست بربکم کے جواب میں قالوا بلی کہنے والے اطاعت شعاروں، اور قارون جیسے نافرمانوں کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

ستورے د بخت ئے مکدر شه رانده ردله در کاه

انا خیر چه ابلیس وے حاصل ئے دا ولیدو

ترجمہ: ''ابلیس کی قسمت کا ستارہ مکدر (بینور) ہوا اور راندۂ در بارِالٰہی ہوا۔ اور ناخیر (میں انسان سے اچھا ہوں) کہہ کر اس کو یہی بدلہ ملنا تھا''۔

اس شعر میں مکدر (گدلا) رد، انا خیر، ابلیس اور حاصل عربی کے کلمات ہیں۔

کرامو کل آرام پریخے دے فرمان ته رام دی
چه د میثاق پیمان ئے راست قالوا بلی ولیده

ترجمہ: ''اچھے اور صحیح مسلمانوں نے اپنے اوپر راحت حرام کر دی اور اللہ کے حکم کی متابعت کی۔ کیونکہ قالوا بلی کہہ کر ان کو اپنے وعدے (الست بربکم) کے سچے ہونے کی حقیقت معلوم ہو گئی''۔

اس شعر میں کرام، کل، فرمان، میثاق اور قالوا بلی عربی کے کلمات ہیں۔

درویشان خیژی د دنیا په دشمنئی و عرش ته
قارون په مینه د دنیا تحت الثری ولیده

ترجمہ: ''درویش لوگ دنیا کو لات مار کر عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔ قارون دنیا سے محبت کر کے تحت الثری میں چلے گئے''۔

اس شعر میں تحت الثری کا کلمہ قرآنی اصطلاح ہے۔

حافظ نے ایسے اشعار بھی کہے ہیں جن سے ہر شعر کی ابتدا عربی ترکیبات سے ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں:

اَیُّہا الغافل از درد عشق بے خبری
نه لیے خیال د محبوب در ہوائے سیّم وزری

ترجمہ: ''اے غافل! درد عشق سے بے خبر ہو۔ مادی دنیا میں اتنے مصروف ہو گئے ہو کہ اپنے محبوب کا خیال تک نہیں رہا''۔

یہاں ایہا الغافل اور محبوب عربی کلمات ہیں۔

لا تتصل بلا وسیلة بمنزل دوست
پنحوس خوکشي په لار کنبے شته وسیله پنج ببری

ترجمہ: ''پنج بنا (ارکان اسلام) کا وسیلہ اختیار کرنا ضروری ہے یعنی ارکان اسلام کی ادائیگی بہترین وسیلہ ہے''۔

اس میں لاتصل بلاوسیلۃ اور منزل عربی اصطلاحات ہیں۔

أضرب رأسي بدست خود گله هر گز نه کنم

ورقیبانوته م مه سپاره فرخ دلبری

ترجمہ: ''میں اپنے ہاتھوں سے اپنا سر مارتا ہوں اور میں کبھی بھی گلہ نہیں کرتا، مگر اے میرے پیارے محبوب! مجھے رقیبوں کے رحم وکرم پر نہ چھوڑ''۔

اس میں اضرب رأسی اور رقیب عربی کلمات ہیں۔

من ذاق طعم بَلا (بلی) این نگار خواهدیافت

بے اغزو کله بورا مومی بوئی گل سحری

ترجمہ: ''جس نے (قالوا) بلی کا ذائقہ چکھ لیا اس کو اپنا محبوب مل گیا۔ کانٹوں کے بغیر بورا کب سحر کے پھول کی خوش بو سے مستفید ہو سکتا ہے''۔

اس میں (من ذاق طعم بلی) پورا جملہ عربی کا ہے، مگر بلی کی جگہ بلا لکھا گیا ہے جو غلط ہے۔

یامن ترید کشتنم شمشیرو کار دمیار

خله مِ وژنے په بل تیغ مژگان توخنجری

ترجمہ: ''اے وہ شخص جو مجھے مروانا چاہتا ہے۔ تجھے مارنے کے لیے تلوار اور چھری کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے مارنے کے لیے آپ کی آنکھوں کے مژگان بطور خنجر کافی ہیں''۔

اس میں یامن ترید پورا جملہ عربی کا ہے۔

مَرَّ عمری چوزلیخا در آرزوئے وصال

لکه یوسف په آخروار بسوئ من نگری

ترجمہ: '' زلیخا کی طرح میری زندگی آرزوئے وصالِ دوست میں گزر گئی۔ یوسف کی طرح یک آخری نگاہ مرحمت کیجئے''۔

اس میں مَرَّ عمری اور وصال دو عربی اصطلاحات ہیں۔

جف حلقی زتشنگی و تلخی هجرانت

خوله مِ خوره کره د دیدن په شربت قند شکری

ترجمہ: ''تیری جدائی کی تلخی اور پیاس سے میرا حلق خشک ہو گیا ہے۔ میرے منہ کو اپنے دید کے میٹھے شربت سے میٹھا کر''۔

اس میں جف حلقی پورہ جملہ عربی کا ہے۔

انا أصبر در دوزخ جدائی دوست

لو کی دهجر حما اووینحهٔ په جوئی کوثری

ترجمہ: ''میں اپنے دوست کی جدائی کے دوزخ میں رہنے پر صبر کرتا ہوں۔ از راہِ کرم میرے ہجر کے دھوئیں حوض کوثر سے صاف کر''۔

اس میں انا اصبر، ہجر اور کوثر عربی کلمات ہیں۔

اللہ تعالی کے بے پایاں علم کے بارے میں حافظ الپوریؒ قرآن پاک کے مفہوم کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

که اشجار همه اقلام دریاب موادشی　　کاتبان د مستعان واره عبادشی

کلمات به درب تم کاتبان نه کا　　په لیکلو به ئے کل دریاب نفادشی

ترجمہ: ''اگر تمام درخت قلم اور تمام دریا سیاہی بن جائیں اور تمام بندے اللہ کے کاتب بن جائیں تو تمام دریا لکھتے لکھتے ختم ہو جائیں گے مگر اللہ کے کلمات ختم ہونے پہ نہیں آئیں گے''۔

یہ قرآن کی اس آیت کا مفہوم ہے۔﴿قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثله مددا﴾(۱۸:۱۰۹)۔

عاشق کی علامات کے بارے میں حافظ الپوریؒ فرماتے ہیں:۔

علامه دعاشق داده چه بے یاره

نورئے قطع د عالمه علائق دی

اوچے شوندے، ترچشماں رنگ دزعفرانو

عاشقان چه دا اوصاف لری مُحِق دی

ترجمہ:'' عاشق کی نشانی یہ ہے کہ اپنے محبوب کے علاوہ باقی تمام جہاں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں رہتا۔ خشک ہونٹ، آنسوں بھری آنکھیں اور زعفران جیسا زرد چہرہ ایک سچے عاشق کی نشانیاں ہیں''۔

اشعار میں علامۃ، قطع، علائق اور مُحق عربی الفاظ ہیں۔

اپنے محبوب سے جدائی کے اثرات کے بارے میں حافظ الپوریؒ لکھتے ہیں۔

سمندر سمك نه پائی په هجران کنبے

چه بیلتون وربانديے رای دوئ زاهق دی

ترجمہ:'' سمندر (ایک خاص کیڑا) اور مچھلی پانی سے جدا ہو کر زندہ نہیں رہ سکتے۔ جب یہ دونوں پانی سے جدا ہو جاتے ہیں تو تباہ ہو جاتے ہیں''۔

شعر میں سَمک، ھجر اور زاھق عربی کلمات ہیں۔

انسان حرام خوری سے اجتناب نہ کرے تو اس کو نجات کیسی نصیب ہوگی۔ حافظ رَاقمطراز ہے۔

تور زاغان چه منقارنه ساتی له خبثه

دچمن د کلو کله مستحق دی

ترجمہ:'' کالے کوے جب گندگی سے اپنے چونچ کی حفاظت نہیں کرتے تو وہ باغ کے پھولوں کے مستحق کیسے ٹھہر سکتے ہیں''۔

اس شعر میں منقار، خبث اور مستحق عربی کلمات ہیں۔

صاف دلی کے فوائد اور مکدر دل کے نقصانات کے بارے میں لکھتے ہیں:

سلیم دلو په سپیننیت خپلدین خوندی که

د حسود حسنات وری دیو سارق دی

ترجمہ:'' قلب سلیم والوں نے اپنے خلوص نیت سے اپنے دین کو محفوظ کر لیا اور حاسدوں نے اپنی نیکیاں شیطان کے ذریعے چوری کروائیں''۔

شعر میں سلیم، نیت، حسود، حسنات اور سارق عربی کلمات ہیں۔

خسر، عسر به ئے بر خه په آخروی حسودان بدان دسخت عذاب ذائق دی

ترجمہ:'' آخرت میں نقصان اور تنگی ان کا مقدر ہوں گے۔ حاسد اور برے لوگ قیامت کے دن سخت عذاب کا

مزہ لیں گے''۔

شعر میں خسر، عسر آخر، حسود اور ذائق عربی کلمات ہیں۔

جھوٹوں اور منافقوں کے بارے میں حافظ الپوریؒ لکھتے ہیں:

په ظاهر صورت ملك صالحان بريشي

په باطن له شيا طينو لواحق دي

ترجمہ: ''ظاہر شکل وصورت میں تو فرشتے اور صالح لوگ نظر آتے ہیں، مگر باطن میں یہ شیطان کے قریبی دوست ہیں''۔

شعر میں ظاہر، صورت، ملک، صالح، لواحق عربی کلمات ت ہیں۔

صادقانو له وعده دمعرفت ده

د كاذب په وعيد دير نصوص ناطق دي

ترجمہ: '' سچے لوگوں کے ساتھ اللہ کی معرفت کا وعدہ ہے اور جھوٹے کے لئے وعید پر بہت ساری آیات گواہ ہیں''۔

شعر میں صادق، وعدہ، معرفت، کاذب، وعید، نصوص اور ناطق عربی کلمات ہیں۔

چه ئے نطق تل چغلي فريب دروغ وي

ترهغو سروي بهتر حُمُر ناهق دي

ترجمہ: ''جن لوگوں کے منہ پر ہمیشہ چغلی، فریب اور جھوٹ کے الفاظ ہوتے ہیں۔ ان سے زور سے آوازیں نکالنے والے گدھے اچھے ہیں''۔

اس شعر میں نطق، حمر ناھق عربی کلمات ہیں۔

مؤمنان به دانسته دروغ نه وائي

دا اخلاق دبے فروغه منافق دي

ترجمہ: ''مؤمن ارادتاً جھوٹ بولنے والے نہیں ہوتے جھوٹ بولنا کم اصل منافق کا طرزِ عمل ہے''۔

شعر میں مؤمن، اخلاق اور منافق عربی کلمات ہیں۔

دمار زہر مار خورلی لہ ضرر شی

د کاذب کذب اضرار دخلائق دی

ترجمہ: ''سانپ کا زہر تو صرف سانپ کے ڈسے ہوئے کو ضرر پہنچاتا ہے، مگر جھوٹے کا جھوٹ تمام لوگوں کے لئے نقصان دہ ہے''۔

شعر میں ضرر، کاذب کذب، اضرار اور خلائق عربی کلمات ہیں۔

دنمّام کاروان بہ حنکہ سلامت حئی

چہ رھزن ئے بدرقہ قائد سائق وی

ترجمہ: ''چغل خور کا قافلہ سلامتی کے ساتھ کیسے سفر کرے گا۔ جب اس کا قائد اور سائق چور ہو''۔

لہ آزارہ چابازار موندلے نہ دے

آہ فریاد زیر دستانو صواعق دی

ترجمہ: ''جو لوگ مخلوق خدا کو ضرر پہنچاتے ہیں وہ کبھی اچھے دن نہیں دیکھتے۔ مظلوموں کی آہ اور فریاد آسمانی بجلی جیسی قوت رکھتے ہیں''۔

اس شعر میں صواعق عربی کلمہ ہے۔

مال و دولت شاعر کی نظر میں قابل رشک چیز نہیں ہے۔ کہتے ہیں۔

وسرو سپینو تہ دھیچانہ پسخیرم

سرے سکروتے دجہنم ذہب ورق دی

ترجمہ: ''میں کسی کے سونے چاندی (یعنی دولت) پہ رشک نہیں کرتا کیونکہ یہ تو دوزخ کے انگارے ہیں''۔

شعر میں جہنم، ذھب ورق عربی کلمات ہیں۔

چہ دنفس پنجرہ دے ماتہ کرے حافظہ

مقامات دِ دفر دوس پہ سرادق دی

ترجمہ: ''اے حافظ! جب بھی تم نے اپنے نفس کا پنجرہ توڑ دیا یعنی فنافی اللہ ہو گئے تو تمہارا مقام جنت فردوس کے اعلٰی محلات ہوں گے''۔

آدم کے جنت سے نکلنے اور دنیا میں آنے کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے حافظ صاحب لکھتے ہیں:-

لــه فلکه ئې راکـــوز کړې دنیاته
گویا او لویدې لــه فلکه ودریاتــه

دك شنازله معرفت لــه سینې ضـم کړه
چه بیا اوړ خیژې له بحره ژیل ماوی تــه

آرام سرائې ئې دمحنت په سرائې بـدل شه
عزازیل چــه وسوسه او کره حــواتــه

جنــت حــائې دتولد تناســل نـــه وو
دغنـــم دانــه بهانـــه شــوه وبابا تــه

بــه محــل دسرك ئې دارالقرارنـــه وه
پــه حکمــت ئې راویسته دارالفنهتـه

مــــدار کل پــــه عنــایت ازلي دې
بـــرزبـد حــاصل نه شویر صیصاته

چــه هـادی ئې سبب جور دبدایت کرو
دبلقیس پــه لور هــد هد والوت صباتـــه

دسرکش فرعون په کور کنبې ئې سیشته وه
بخــت سقاد کــره آسیه سهتر موسی تــه

ازلـــی پې عنــایت داسلام شـــوې
تختیــده اصحــاب کهف لــه ظلماتهٔ

دبلعـــم ســره چــه مـل عنایت نـه وه د
کلیــم پــه غــلیمۍ لا رشـه لظی تــه

پــه حبیــب نجار چــه فضل الهی وه
په بـــازار د دین سـابق شه وسوداتــه

عــکرمه تیختــه دیره لـــه نبی کره
دکـــرم قسائد رابنکلو مصطفی تـه

حـبشی بـلاب د دیـن دباغ بلـبـل شــه
دا ســـلام پــه منــاره ولا رنـــداتـــه

هـاشمـی ابو اهـب پــه لهـب اوســو
سخــت عـذاب پې رنکاونك له درکاته

کــه په علم لا رموندې شوې پې دفضله
چابه ضــال نــه وې ابـو عـلی سینـاتـه

په حافظ خپل عنایت او کړې کریمه
چه روبنا نه مخ روان شي دعقبی تـه

ترجمہ: '' آسمان سے اللہ نے تمہیں دنیا میں اتار دیا۔ گویا کہ کشتی سے دریا میں گر گئے۔ لہٰذا دنیا کے اس سمندر میں تمہیں شناز پر سوار ہو کر جانا ہوگا تا کہ تم دوبارہ اپنے اصلی ٹھکانے پر چڑھ جاؤ۔ جنت جو آرام کی جگہ تھی، دنیا میں بدل گئی، جو محنت کی جگہ ہے جب عزازیل شیطان نے بی بی حوا کے دل میں وسوسہ ڈالا اور اس نے اور آدم نے وہ شجرہ کھایا تو دونوں جنت، جو آرام کی جگہ تھی، سے نکل گئے اور دنیا، جو محنت کی جگہ تھی، میں آ گئے۔

جنت تو توالد و تناسل کی جگہ نہیں تھی۔ شجرہ کھانا تو بابا آدم کے لئے صرف جنت سے اترنے کا بہانہ بن گیا۔ آخرت تو آدم کی جائے قرار نہ تھی۔ کتنی حکمت سے اللہ تعالیٰ انہیں اس دارلفنا (دنیا) میں لے آیا۔

کامیابی کا تمام تر دارومدار تو اللہ کی مہربانی پر ہے۔ برصیصا کو اپنے زہد کا صلہ نہیں ملا (اور زاہد بن کر بھی انجام کفر پر ہوا) جب اللہ تعالیٰ کسی کو ہدایت کا سبب پیدا کرنا چاہتا ہے تو ھدھد بلقیس کی طرف پرواز کر جاتا ہے۔

موسیٰ کو نافرمان فرعون کے گھر میں رہنا نصیب ہوا اور قسمت نے فرعون کی بیوی آسیہ کو ان کے لئے مسخر کر دیا۔

یہ تو اللہ کی مہربانی تھی کی زلیخا کو مسلمان بننے کے لئے یوسف کی محبت کا بہانہ مل گیا۔

جب ہدایت کی روشنی نظر آئی تو اصحاب کہف تاریکیوں سے بھاگ کر پہاڑ کے ایک غار میں پناہ گزین ہو گئے۔

بلعم بن باعور پر جب اللہ کی مہربانی نہیں تھی تو موسیٰ کے ساتھ دشمنی کرنے پر دوزخ چلا گیا۔

حبیب نجار پر اللہ کی مہربانی تھی۔اس لئے دین اسلام میں داخل ہوا۔

عکرمہ جس قدر بھی نبی سے بھاگنا چاہتا تھا مگر اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل سے مصطفیٰ کی طرف کھینچ لایا۔

بلال حبشیؓ دین اسلام کا سردار بنا اور انہیں مسجد نبوی کا مؤذن بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ابولہب ھاشمی تھا مگر دوزخ کا ایندھن بنا (ھاشمیت اس کے کوئی کام نہ آئی)۔اگر صرف علم کے ذریعے ہدایت نصیب ہوتی تو بوعلی سینا کو کوئی گمراہ نہ کہتا۔

اے کریم خدا! حافظ الپوریؒ کو اپنی عنایت سے نواز، تاکہ ایمان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو''۔

ان تمام اشعار میں عربی کلمات یہ ہیں۔

فَلَك، دنیا، فُلك، معرفت، بحر، مأوی، جنت، تولد، تناسل، محل، دارالقرار، حکمت، دارالفنا، کل، عنایت، ازلی، حاصل، هادی، هدایت، منقاد، ظلمات، لظی، فضل، قائد، ندا، مناره، لهب، در کات، علم، ضال، کریم، عقبیٰ۔

آفات زبان کے بارے میں حافظ صاحب لکھتے ہیں:

سناني جرد صحت په دارو سومی
بے درماله سخته جرح لِساني ده

ترجمہ:''نیزوں کے زخم تو دوائی سے مندمل ہو سکتے ہیں، مگر زبان کے زخم کسی بھی دوائی سے مندمل نہیں ہو سکتے''۔

یہ عربی کے اس شعر کا ترجمہ ہے۔

جراحات السنان لها التیام ولا یلتام ما جرح اللسان

اس شعر میں سنان، جرح، صحت، لسان عربی کلمات ہیں۔

حافظ صاحب مزید لکھتے ہیں:

په صدیق په رفیق مهر کره شفیقه مجلس ناسته د دو ستانو نورانی ده

ترجمہ: ''دوست اور ساتھی کے ساتھ محبت کرو۔ دوستوں کے ساتھ تعلق رکھنا بہت اچھی بات ہے''۔

اس شعر میں صدیق، رفیق شفیق اور مجلس عربی کلمات ہیں۔

حافظ الپوری محنت و مشقت کی تعریف اور دوسروں کا دست نگر بننے کی قباحت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ماته ملا هم خه ده په محنت په مشقت نه ترملا چاپیره همیانئ پردے دولت

خواب په بوزی خه دے چه بے داغه بے تهمت وی نه دے په سند سو بنه سره دسلات

کذب دهر چاپه نیك عمل باندے كلئ ده بنکرے دے کلئ نه شی دعمل په زراعت

لابرائی کاندی لرغالان په بدو چارو ورکه تل پرولوی دارذال په خپل ذلت

لوربه کاندے پورے په ابرو دباعزتو رب دے بلعزت نه کریکمزورے کم قوت

پلار نیکه دچاچه بخیلان په دنیا تیرشی نه ئے وی په اولاد کښے خوحب دسخاوت

ورکه نصیحت کری له حدیثه له آیته قلر فقله نه کری جاهلان ته نصیحت

ترجمہ: ''محنت و مشقت کر کے آدمی کی کمر ٹوٹ بھی جائے تو اچھی بات ہے مگر دوسروں کی دولت کی ھمیانی اپنی کمر کے ساتھ باندھنا اچھی بات نہیں ہے۔

چٹائی پر سونا اچھی بات ہے جب انسان کا دامن بے داغ ہو اور اس پر کسی قسم کا الزام نہ ہو مگر ریشم پر سلامتی کے ساتھ سونا اچھی بات نہیں ہے۔

جھوٹ آدمی کے نیک اعمال کے لئے اولوں کی طرح تباہ کن ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کے نیک اعمال پر اولے نہ برسائے۔

رذیل لوگ اپنی بد کرداری اور بد عملی پر فخر کرتے ہیں۔ رذیل لوگوں کو تو اپنی ذلت کی پرواہ بھی نہیں ہوتی۔ (اذا فاتک الحیاء فافعل ما شئت) رذیل لوگ باعزت لوگوں کی عزت سے کھیلتے ہیں۔ اللہ کسی

کمینے کو باعزت نہ بنائیے۔

جس آدمی کے آباؤ اجداد دنیا میں بخیل گزرے ہوں ان کی اولاد میں سخاوت کی خو بو نہیں ہوتی۔

جاھلوں پر نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوتا، خواہ وہ قرآن و حدیث سے کیوں نہ ہو"۔

ان اشعار میں عربی کے کلمات مندرجہ ذیل ہیں:۔

محنت، مشقت تھمت، سندس، ملامت، کذب، عمل، زراعت، ارذل، ذلت، بخل، حب۔

آفات لسان کے بارے میں حافظ الپوریؒ مزید لکھتے ہیں:

چہ ئے تل پہ ژبہ تریخ کلام جاری وی	جراحت پہ زړو نو کاندی آزاری وی
تبراتے فرشتے شی پاک سرشتہ	شرالناس وی لہ خناسہ ئے یاری وی
نرہ وی د مؤمن زړہ چہ عرش اللہ دے	راندہ ردبہ لہ درگاہ دباری وی
چہ وھی زړونہ ھمیش پہ نیش دژبے	دجافی مردم سزا کژدم ناری وی
چہ دشنام ئے وی عادت دشمن دخدائی دے	حنکلن بہ ئے پہ شدت پہ دشواری وی

ترجمہ: "جب ایک آدمی ہمیشہ تلخ کلامی کرتا ہے اور وہ اپنی بدکلامی سے دلوں پر زخم لگا کر لوگوں کو اذیت پہنچاتا ہے۔

تو ایسے آدمی سے فرشتے بھی بے زاری کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسا آدمی شرالناس ہوتا ہے اور اس کی دوستی شیطان کے ساتھ ہوتی ہے۔

وہ مؤمن کے دل کی عمارت ڈھا دیتا ہے اور مؤمن کا دل تو اللہ کا عرش ہے۔ ایسے لوگ راندۂ دربار الٰہی ہوتے ہیں۔

جو لوگ ہمیشہ اپنی زبان سے لوگوں کے دلوں کو زخمی کرتے ہیں۔ ایسے ظالم لوگوں کی سزا بچھو اور آگ ہوتی ہے۔ جس آدمی کی عادت دشنام طرازی ہو وہ اللہ کا دشمن ہوتا ہے۔ اس کی جان مرتے وقت بڑی سختی سے نکلتی ہے"۔

ان اشعار میں عربی کے الفاظ یہ ہیں:

جراحت، تبرا، شرالناس، خناس، عرش، رد، باری تعالیٰ، جافی، نار، عادت اور شدت۔

حافظ اس دار فنا کی بے وفائی اور یہاں سے کوچ کرنے کے بارے میں رقمطراز ہے۔

خودبه نیمکړے دهر چانه داجهان پاتے شی
نه به په دے دنیا کښے تاج دسلیمان پاتے شی

که چوك بادشاه شی د دنیا بازار تے پاتے وینم
لکه ریدے به ترمے ترمے په بیابان پاتے شی

نه به فلکیة نه به ملك، نه به عالم وی مدام
نه به امیر نه به فقیر به زور حوان پاتے شی

باد دهجران په هرمکان باندے دائم اور کنره
په زیرو کلوبه تل وفد دخزان پاتے شی

چه چه پیدادی په دنیا دا به شی وار ه فنا
فقط یونوم به په دنیا دپاك سبحان پاتے شی

خوبه مغرورپه تکبر کرزے په حب د دنیا
په خنکدن کښے به دهر سبری آرمان پاتے شی

دخنکدن دتندے سا کرے په امان قدیمه
چه دحکمت پیاله په لاس کښے دشیطان پاتے شی

دنیك عمل ارمان به هله هر بنده له ورشی
چه دلحد په بیچیا ونرو بانے حیران پاتے شی

سفر دے دیر په مخکښے پروت دے بے توخے پے مه زه
په دغه لار کښے دیر عالم ستړے ستو مان پاتے شی

ورځ دقیاست به شی دبره په عالمو باندے
دشفاعت نه به همه پیغمبران پاتے شی

بے له هغه چه محمد، احمد، محمودے خلقه
دخپل امت په شفاعت به نګهبان پاتے شی

د نیک عمل جزابه ورکری دقیامت په ورځے
چه مخلوقات دشو رو شره په میدان پاتے شی

دنیك عمل جزابه ورکری هر بنده له خالق
چاله به ورکری خه جنت چاله نیران پاتے شی

حافظ عاصی، ته عافی، ربه رحیم کریمه
که فضل ستاوی سلامت به ئے ایمان پاتے شی

ترجمہ: ''اس دنیا سے ہر ایک آدمی کو رخصت ہونا ہے اور یہاں پر تو سلیمان کا تاج بھی محفوظ نہیں ہے۔ بادشاہ کو بھی اس دنیا سے رحلت کرنا پڑتا ہے۔ گل لالہ کے جھڑے ہوئے پتوں کی طرح ہر آدمی (قبر میں) ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔

فلک، ملک اور عالم کے لئے دوام نہیں ہے۔ اس دنیا میں نہ امیر رہے گا نہ فقیر، نہ بوڑھا رہے گا اور نہ جوان۔ ہر مکان جدائی کی ہوا کی زد میں رہتا ہے اور زرد پھول ہمیشہ خزاں کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔

دنیا کی ہر چیز فنا ہو جائے گی۔ صرف اللہ پاک کا نام باقی رہے گا۔ کل من علیها فان ویبقی وجه ربك ذوالجلال والا کرام۔

دنیا کی محبت میں کتنی دیر تک مغرور پھرتے رہو گے۔ جان نکلتے وقت ہر آدمی کف افسوس ملتا رہے گا۔

اے قدیم خدا! نزع کی حالت میں پیاس کی شدت سے بچا، تا کہ شیطان کے ہاتھ میں پانی کا پیالہ دھرے کا دھرا رہ جائے۔

اچھے اعمال کی اہمیت آدمی کو اس وقت معلوم ہو گی جب اس کو لحد میں فرش پر لٹایا جائے گا۔

ہر انسان کو بہت لمبے سفر کا سامنا ہے۔ اس لئے بغیر توشے کے جانا مناسب نہیں۔ اس سفر میں بہت ساری مخلوق تھک کے چور ہو جاتی ہے۔

جب تک قیامت کا دن برپا ہو جائے گا تو تمام پیغمبر لوگوں کی شفاعت سے معذرت کا اظہار کریں گے۔ البتہ محمدؐ، احمدؐ اور محمودؐ اپنی امت کی شفاعت کے لئے آگے بڑھیں گے۔ قیامت کے دن نیک اعمال کی جزا ملے گی۔

اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اپنے عمل کی جزا دے گا۔ کسی کو جنت ملے گی اور کسی کو دوزخ۔

اے رحیم و کریم خدا! حافظ گنہ گار ہے اور تو معاف کرنے والا ہے۔ اگر اس کو تمہاری مہربانی اور فضل نصیب ہو جائے تو اس کا ایمان سلامت رہے گا''۔